

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فِيضَانِ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا تُوَكَّلَ اللّٰہِ

نَوِیْتُ سُنَّتِ الْعِتَکَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رحمتیں نازل فرماتا ہے

اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو

مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ

ایمان اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط: ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۲۷۳، ضیائے درود و سلام، ص: ۳)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود ان پہ سدا میں

اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش ص ۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتَى الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دوہدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشاہدہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اذْکُرُوْا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلِّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضّا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (تَرْجِمَہ کنزالایمان: اپنے رَب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحْکَام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلِ الْاَلْفَاظ بولتے وقت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلِّیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے

بچوں کا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوَرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَتِ دِلَاوَس کا تہنہ لگانے اور لگوانے سے بچوں کا نظر کی حِفَاظَت کا ذہن بنانے کی خاطر حَتّٰی اِلاَمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

ایک حاضری چھوٹ گئی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَاہِ شَوَّالِ الْمُکَرَّمِ اپنی رَحمتوں اور بَرَکتوں کی بَرَکھابَر ساتا ہوا اختتام کی جانب گامزن ہے اور اس کے بعد مَاہِ ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَام کی آمد آمد ہے۔ یہ وہ مَاہِ مُبَارَک ہے، جس کی دوسری شَب میں دُنِیائے سُنِّیَت کے عظیم پیشوا، سُنِّیوں کے رَہبَر و رَہْمَتَا، آسمانِ رَضْوِیَّت کے نیرِ تاباں، خلیفہ اَعْلٰی حضرت، مُصَنِّفِ بہارِ شریعت، صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیْقۃ حضرت علامہ مُفْتٰی اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِی نے اس دَارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ یعنی 2 ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَام کو آپ کا عرس مبارک ہے، آئیے! اسی نسبت سے صَدْرُ الشَّرِیْعہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی مبارک زندگی کے مختلف گوشوں کا حسین ذکر سنتے ہیں۔ اَوَّلًا ایک نہایت ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

حضرت صَدْرُ الشَّرِیْعہ مُفْتٰی امجد علی اَعظمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بخار میں مبتلا ہو گئے، یہاں تک کہ عَشّی طاری ہو گئی۔ دوپہر سے پہلے عَشّی طاری ہوئی اور عَصْر تک رہی۔ حَافِظِ مَلّت مولانا عبدُ العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خدمت کے لیے حاضر تھے، صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیْقۃ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دَرِیَا فُت فرمایا: کیا وقت ہے؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ حَافِظِ مَلّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں، اب ظہر کا وقت نہیں۔ یہ سُن کر اتنی اُذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے۔ حَافِظِ مَلّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دَرِیَا فُت کیا: کیا حُضُور

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نَاز کے کس قدر پابند اور نماز سے کیسی کمال مَحَبَّت فرمانے والے تھے کہ شریعت کی طرف سے رُخصت کے باوجود بھی بیہوشی کی حالت میں نماز چھوٹنے پر اس قدر رنج و ملال ہوا کہ مُبارک آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کے صَدَقے ہمیں بھی نمازوں سے مَحَبَّت اور عبادت کی لَدَت سے بہرہ مند فرمائے۔ حضرت صدر الشریعہ، بدرُ الطریقہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نَاز پر (بھی) بہت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت نماز پڑھیں۔ بلکہ اگر کسی وجہ سے مُؤَدِّن صاحبِ وقتِ مقررہ پر نہ پہنچتے تو خود اذان دیتے۔ قدیم دولت خانے سے مسجد بالکل قریب تھی وہاں تو کوئی دَقَّت نہیں تھی لیکن جب نئے دولت خانے قادری منزل میں رہائش پذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجد دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس جو ”نواکی مسجد“ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں مسجدیں فاصلے پر تھیں۔ اس وقت بینائی بھی کمزور ہو چکی تھی، بازار والی مسجد نسبتاً قریب تھی مگر راستے میں بے ٹکی نالیاں تھیں۔ اس لئے ”نواکی مسجد“ نماز پڑھنے آتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ صُبح کی نماز کے لئے جارہے تھے، راستے میں ایک کُنواں تھا، ابھی کچھ اندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہموار تھا، بے خیالی میں کُنویں پر چڑھ گئے، قریب تھا کہ کُنویں کے غار میں قدم رکھ دیتے۔ اتنے

میں ایک عورت آگئی اور زور سے چلائی! "ارے مولوی صاحب کُنواں ہے رُک جاؤ! ورنہ گر پڑو (یعنی کہیں گرنہ جائیے گا)!" یہ سُن کر حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے قَدَم روک لیا اور پھر کُنویں سے اتر کر مسجد گئے۔ اس کے باوجود مسجد کی حاضری نہیں چھوڑی۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص: ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کو نمازِ باجماعت ادا کرنے کا کیسا جذبہ حاصل تھا کہ ضَعِیفُ الْعُذْرٰی میں جبکہ پینائی بھی کافی کمزور ہو چکی تھی، اس قدر مَشَقَّت کے باوجود نمازِ باجماعت ادا فرمانے مسجد میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ مگر افسوس! کئی مُسلمان مُحض سُستی اور عَفَلَتْ، معمولی پریشانی اور بیماری کی حالت میں نمازِ باجماعت ترک کر دیتے ہیں، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ پنج وقتہ نمازِ جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی پابندی کریں کہ مسجد میں نماز کیلئے جانے والے کے گناہ مُعاف ہوتے ہیں، اگر جماعت سے نماز پڑھے تو اس کی مَعْفَرَت ہو جاتی ہے اور اگر جماعت نکل گئی پھر بھی اس فضیلت کا خُفّہ ادا ہو گا۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا سَیِّدُ بنِ مُسَیَّب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب ایک اَنْصَارِی صحابی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موت کا وَقْتُ قَرِیْب آیا تو فرمانے لگے کہ: میں تمہیں فَحْطُ حُصُولِ ثَوَاب کی نِیَّت سے ایک حدیث سُناتا ہوں، میں نے رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "تم میں سے جو کَامِل وُضُو کرے اور مسجد کی طرف چلے، تو دایاں قَدَم اُٹھانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور بایاں قَدَم رکھنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے، اب تمہاری مَرْضٰی کہ تم مسجد سے قَرِیْب رہو یا دُور۔ پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں، پھر اگر وہ مسجد میں حاضر ہو اور اس کی بعض رَکعتیں نکل چکی ہوں اور بعض باقی رہ گئی ہوں، اُسے چاہیے کہ جو رَکعتیں وہ پاسکے، اِمَام کے ساتھ پڑھ لے اور باقی رَکعتیں مکمل کر لے تو بھی اس

کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اگر وہ مسجد میں (جماعت سے نماز پڑھنے کی نیت سے) حاضر ہوا، لیکن جماعت ہو چکی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز ادا کر لے کہ اس کے لئے بھی یہی بشارت ہے۔" (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الہدی فی المشی الی الصلوٰۃ، رقم ۵۶۳، ج ۱، ص ۲۳۳) یاد رہے! جان بوجھ کر نمازِ باجماعت کا وقت نکال دینے والے کو یہ فضیلت تو کجا بلکہ ترکِ جماعت کا گناہ ملے گا۔

ابتدائی حالات:

حضرت صدر الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبہ مدینۃ العلماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حکیم جمال الدین علیہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ اَوْراد ادا حضور خُدا بخش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَنِ طِب کے ماہر تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خُدا بخش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے گھر پر حاصل کی، پھر اپنے قصبہ ہی میں مدرسہ ناصر العلوم میں جا کر گوپال گنج کے مولوی الہی بخش صاحب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔ پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچا زاد بھائی اور اُستاد مولانا محمد صدیق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کچھ آسباق پڑھے، پھر جامع معقولات و منقولات حضرت علامہ ہدایت اللہ خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے علم دین کے چھلکتے ہوئے جامِ نوش کئے اور یہیں سے دس نظامی کی تکمیل کی۔ پھر دورہ حدیث کی تکمیل پہلی بھیت میں اُستاد المحدثین حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کی۔ حضرت محدث سورتی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے ہونہار شاگرد کی عبقری (یعنی اعلیٰ) صلاحیتوں کا اعتراف ان الفاظ میں کیا: ”مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے۔“ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۵)

حلیہ مبارک:

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نہایت ہی خوبصورت گندم گوں (یعنی گندی رنگ)، مضبوط اور قوی جسم

کے مالک تھے۔ چہرہ مبارک وَجِہ (یعنی پُر وقار) اور بارونق، رنگت گندمی، کشادہ پیشانی کے ساتھ بڑی بڑی چمکدار آنکھیں، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بھنویں گھنی اور داڑھی مبارک بھی کافی گھنی تھی۔ جسم مبارک بھرا ہوا، لَحِیم، شَحِیم اور سُڈول (Smart) تھا اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قد مبارک میانہ اور معتدل تھا۔ (سوانح صدر الشریعہ، ص ۱۰، ملخصاً)

مضبوط قوتِ حافظہ:

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا حافظہ بہت مضبوط تھا۔ (دورانِ طالب علمی) حافظہ کی قوت، شوق و محنت اور ذہانت کی وجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سننے سے برسوں تک ایسی یاد رہتی، جیسے ابھی ابھی دیکھی یا سنی ہے۔ 3 مرتبہ کسی عبارت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۷)

مدرس کا آغاز:

صوبہ بہار (ہند پٹنہ) میں مدرسہ اہلسنت ایک ممتاز درس گاہ تھی۔ وہاں کے مُتَوَلّی مدرسہ قاضی عبدالوہید مرحوم کی درخواست پر حضرت مُحدِّث سورتی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مدرسہ اہلسنت (پٹنہ) کے صدر مدرس کے لئے صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا انتخاب فرمایا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُستاذِ محترم کی دُعاؤں کے سائے میں ”پٹنہ“ پہنچے اور پہلے ہی سبق میں علوم کے ایسے دریا بہائے کہ علماء و طلبہ آتشِ آس کر اُٹھے۔ (خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا) قاضی عبدالوہید (عظیم آبادی) رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جو خود بھی متبحر (م۔ ت۔ ج۔ ح) عالم (یعنی بہت بڑے عالم) تھے، (انہوں) نے صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی علمی وجاہت اور انتظامی صلاحیت سے متاثر ہو کر مدرسہ کے تعلیمی اُمور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سپرد کر دیئے۔

(تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۷، ملقطاً)

اعلیٰ حضرت کی زیارت:

کچھ عرصہ بعد قاضی عبدالوہید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بانی مدرسہ اہلسنت (بٹنہ) شدید بیمار ہو گئے۔ قاضی صاحب ایک نہایت دیندار و دین پرور رئیس تھے، آپ نے ساری زندگی خدمتِ دین ہی کو اپنا شعار بنایا۔ ان کی پرہیزگاری اور مَدَنی سوچ ہی کی کَشِش تھی کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مُجِدِّ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی اور حضرت قبلہ مُحَمَّدِ ث سُوْرَتِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جیسے مصروف بُرگانِ دین قاضی صاحب کی عیادت کے لئے کَشاش کَشاش روہیل کھنڈ سے پٹنہ تشریف لائے۔ اسی موقع پر حضرت صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ مُفْتٰی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پہلی بار میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی زیارت کی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شخصیت میں ایسی کَشِش تھی کہ بے اختیار صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا دل آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف مائل ہو گیا اور اپنے اُستادِ محترم حضرت سَیِّدُنَا مُحَمَّدِ ث سُوْرَتِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مشورے سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے بیعت ہو گئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت اور مُحَمَّدِ ث سُوْرَتِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی موجودگی میں ہی قاضی صاحب نے وفات پائی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مُحَمَّدِ ث سُوْرَتِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے قبر میں اتارا۔

(تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۹، ملقط)

علمِ طب میں مہارت:

قاضی صاحب مَرُوم کے انتقال کے بعد مدرسہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا، جن کو علمِ دین سے بالکل بھی تَعَلُّق نہ تھا۔ قرآن سے ایسا معلوم ہوا کہ خدمتِ دین جو مَقْصُودِ اَصْلِی ہے، اب یہاں ممکن نہیں، لہذا اِکْمِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک 1326ھ کو وطن واپس آ گئے اور مدرسہ میں اِسْتِغْنَا بھیج دیا۔ چونکہ آپ کا خاندانی پیشہ طبابت (حکمت) تھا، لہذا والد صاحب کے مشورے سے اس فن کی تحصیل

کے لیے حکیم عبدُ اَوَّلٰی صاحب کے پاس لکھنؤ چلے گئے۔ دو سال میں تحصیل و تکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور مطب (یعنی کلینک) شروع کر دیا۔ خاندانی پیشہ اور خُداداد قائلیت کی بناء پر مطب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔ (سوانح صدر الشریعہ، ص ۳۶) (سلسلہ معاش سے مطمئن ہو کر) 1329ھ میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ اپنے اُستاد حضرت مُحَدِّثِ سُوْرَتِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ اور مُرشدِ بَرِّ حَقِّ اَعْلٰی حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی زیارت کے لیے عازم سفر (یعنی سفر کا عزم کیا) ہوئے۔ حضرت مُحَدِّثِ سُوْرَتِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی خدمت میں جب پہنچے اور انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کا لائق فائق اور محنتی شاگرد رشید تدریس چھوڑ کر مطب (یعنی کلینک) میں مشغول ہو گیا ہے تو بے حد غمگین اور اُفْرَدہ ہوئے۔ (ملخص از سیرت صدر الشریعہ، ص ۳۷) (مُحَدِّثِ سُوْرَتِی سے ملنے کے بعد) چُونکہ صَدْرُ الشَّرِیْعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کا ارادہ بریلی شریف حاضر ہونے کا بھی تھا چنانچہ، بریلی شریف جاتے وقت مُحَدِّثِ سُوْرَتِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے ایک خط اس مضمون کا اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی خدمت میں تحریر فرمادیا تھا کہ ”جس طرح ممکن ہو آپ اِن (یعنی حضرت صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیْقہ مُفْتٰی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ) کو خدمتِ دین و علم دین کی طرف مُتَوَجَّہ کیجئے۔“ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۲) صَدْرُ الشَّرِیْعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ خود فرماتے ہیں: میں جب اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو دُرِّیَا فُت فرمایا: مولانا کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مطب کرتا ہوں۔ اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے فرمایا: ”مطب بھی اچھا کام ہے، اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدَبِیَّانِ وَعِلْمُ الْاَدَبِیَّانِ (یعنی علمِ دین اور علمِ طب)، مگر مطب کرنے میں یہ خرابی ہے کہ صُبح صُبح قارورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔“ اِس ارشاد کے بعد مجھے قارورہ (پیشاب) دیکھنے سے اِنتہائی نفرت ہو گئی اور یہ اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کا کشف تھا کیونکہ میں امراض کی تشخیص میں قارورہ (یعنی پیشاب) ہی سے مدد لیتا تھا اور یہ (اعلیٰ حضرت کا) تَصَرُّف تھا کہ قارورہ بنی یعنی مریضوں کا پیشاب دیکھنے سے نفرت ہو گئی۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۳، ملقطاً) (اس ملاقات میں) اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نہایت

لطف و کرم سے پیش آئے اور انہوں نے صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کو اپنے پاس ہی قیام کا حکم فرمایا اور اور دل بستگی (یعنی دل لگانے) کے لئے کچھ تحریری کام وغیرہ سپرد فرمادیا، صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کا تقریباً دو ماہ بریلی شریف میں قیام رہا۔ رمضان کی آمد کے پیش نظر صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے ارشاد فرمایا: ”جائیے! لیکن جب کبھی میں بلاؤں تو فوراً چلے آئیے۔“ (ملخص از تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۲) گھر جانے کے چند ماہ بعد بریلی شریف سے خط پہنچا کہ آپ فوراً چلے آئیے۔ چنانچہ صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ دوبارہ بریلی شریف حاضر ہو گئے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے بریلی شریف میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے مستقل قیام کا انتظام فرمادیا۔ اس طرح صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے ۱۸ سال میرے آقاے نعمت اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی صحبت بابرکت میں گزارے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۴، ۱۵، ۱۶)

بریلی شریف میں دو مستقل کام تھے ایک مدرسہ (منظر الاسلام) میں تدریس، دوسرے پریس کا کام، یعنی کاپیوں اور پُر و فوں کی تصحیح، کتابوں کی روانگی، خطوط کے جواب، آمد و خرچ کے حساب، یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے علاوہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے بعض مَسْوَدَات کا بیضہ کرنا (یعنی نئے سرے سے صاف لکھنا)، فتوؤں کی نقل اور ان کی خدمت میں رہ کر فتویٰ لکھنا یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیتے تھے۔ پھر شہر و بیرونِ شہر کے اکثر تبلیغ دین کے جلسوں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۴، ۱۵، ۱۶)

حضرت صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی اس محنتِ شاقہ و عزم و استقامت سے اُس دور کے اکابر علماء حیران تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے تھے کہ مولانا امجد علی کام کی مشین ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۷)

مُصَنَّف بھی، مُقَرَّر بھی، فقیہ عصرِ حاضر بھی

وہ اپنے آپ میں تھا اِک اِدارہ عِلْم و حکمت کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جب صدرُ الشریعہ کو 18 سال تک اعلیٰ

حضرت، امام اَہْلَسْتُ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی صحبتِ بابرکت میں رہنے کی سَعَادَت نصیب ہوئی تو آسمانِ علم و حکمت پر ایسے روشن ستارے بن کر چمکے کہ بڑے بڑے علماء آپ کی عَلِیَّت کے قائل ہو گئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں کی صحبت یقیناً باعثِ برکت ہوتی ہے، اِنْ نُفُوسُ قُدْسِیہ کی مَعِیَّت (یعنی ہمراہی) میں رہ کر فکرِ آخرت، نیکیوں کی طرف رَغْبَت، گناہوں سے نفرت اور عِلْم و حکمت کے بے شمار

مدنی پھول حاصل ہوتے ہیں، یہ دن رات اُخروی کامیابی کے لئے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش

میں مصروف رہتے ہیں، ان کے دل خوفِ خدا سے معمور ہو جاتے اور آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ یقیناً

جو شخص ان نیک لوگوں کی صحبت میں رہے گا تو یہی کیفیات اس کے دل میں بھی سرایت کر جائیں گی۔

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دور میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی

کا پاکیزہ مدنی ماحول، اِس مدنی صحبت کو پانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے، آپ سے مدنی اِلْتِجَاہ ہے کہ شیخ

طریقہ، اَمِیرِ اَہْلَسْتُ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی برکتیں پانے، سُنَّتیں اِپنانے، نمازِ باجماعت کا ذِہن

بنانے، جھوٹ غیبت، چُغلی وغیرہ گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے اور نیکیوں میں دل لگانے کیلئے

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی

اَوَاصاف غیر محسوس طور پر کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں

ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیِ وقت کے ساتھ، اول تا آخر

شرکت کی سعادت حاصل کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ ان مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دل آخرت اچھی کرنے کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گناہ کرنے پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

علمی شان و شوکت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو بہت سے علوم و فنون میں مہارت عطا فرمائی تھی، لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ میں خصوصی لگاؤ تھا۔ فقہی جزئیات ہمیشہ نوکِ زبان رہتے تھے۔ اسی بنا پر اس وقت کے مجیدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ”صدر الشریعہ“ کا لقب عظیم عطا فرمایا تھا (صدر الشریعہ ص نمبر ۱۹۲) صدر القوم عربی زبان میں قوم کے سب سے افضل اور سب سے محترم شخص کو کہا جاتا ہے، اس لئے صدر الشریعہ کا مطلب یہ بنے گا کہ شریعت جاننے والوں (یعنی علما) میں سب سے بزرگ و برتر شخص۔ (حاشیہ عمدۃ الرعاہ بر شرح وقایہ، ص ۵۰) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے آپ کو دیئے گئے لقب سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقفِ اسرارِ شریعت، امامِ اہلسنت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو بھی صدر الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی جلالتِ علمی (یعنی علمی شان و شوکت) کا اعتراف تھا، جہاں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے صاحبِ بہارِ شریعت مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ایسے عظیم الشان لقب سے مشرف فرما کر ان کی جلالتِ علمی کا اظہار کیا۔

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

عاداتِ مبارکہ:

میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی پوری زندگی ہمارے

لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے شاگردوں میں سے جس نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سیرت کو اپنایا، اس نے کامیابی حاصل کی۔ بانی اَلْجَامِعَةِ الْاَشْرَفِیۃِ مُبَارَک پور ہند حافظِ مِلّت حضرت مولانا شاہ عبدُ العزیز مُحَمَّدِ ث مُراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرمایا کرتے: گرم کھانا کھانے سے مسوڑے کمزور ہوتے ہیں، مگر میں گرم چائے اس لیے پیتا ہوں کہ میرے اُستاد حضرت صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ گرم چائے پیتے تھے۔ (سوانح صدر الشریعہ، ص ۱۰۷) مزید فرماتے ہیں: کامیاب اشخاص کی تقلید کرنے سے آدمی کامیاب ہوتا ہے۔ میں نے حضرت صدر الشریعہ کی پیروی کی تو کامیاب ہوا۔ (سوانح صدر الشریعہ، ص ۱۰۷) اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے ہر فعل میں اپنے اَہْلَاف کی پیروی کو ترجیح دیں تاکہ ہمارے اندر بھی اچھی صفات پیدا ہوں اور بُری عادتیں ختم ہو جائیں۔ آئیے! صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی چند عادات کے مُتَعَلِّق سنتے ہیں۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزاج میں حد درجہ لطافت تھی، صاف سُستھرا عُمَدہ لباس زیبِ تن فرماتے، سر پر کھدر کی گول ٹوپی اور اسی کا عمامہ باندھتے۔ عام طور پر مُتَوَسِّط کھانا تناول فرماتے، لیکن کبھی کبھار نہایت اعلیٰ کھانے گھر میں پکوا کر خود بھی کھاتے اور سب بچوں کو کھلاتے۔ پانی ہمیشہ بہت ٹھنڈا پیتے، حتیٰ کہ جاڑوں میں رات کو گھڑوں میں پانی بھر دیتے اور وہی دن بھر پیتے۔ بھنا ہوا گوشت، روٹی اور تلے ہوئے کریلے آپ کی پسندیدہ خوراک تھی۔ عُمَدہ اور گرم چائے پیتے۔ میٹھی چیزوں میں ہلکا میٹھا پسند کرتے، عصر کے بعد عُمومًا ٹہلتے۔ آواز بہت بارُعب، گرجدار اور بلند تھی۔ فطری طور پر بہت رحم دل، شفیق، مہربان، بردبار اور سنجیدہ تھے۔ رشتہ داروں کا بہت خیال کرتے۔ اگر خاندان میں شکر رنجی (ناراضی) ہوتی تو ملا دیتے۔ (سیرت صدر الشریعہ، ص ۱۰۶ المتطاع)

میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صدر الشریعہ مُفْتٰی امجد علی اَعْظَمٰی رَحْمَةُ اللهِ

تَعَالٰی عَلَیْہِ کیسی دلکش عادات و اوصاف کے حامل تھے، چُونکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَلٰی وَجاہت، فہمی مہارت

اور تحقیقی بصیرت کے سبب خاندان بھر میں ممتاز و باوقار مقام رکھتے تھے، اس لیے اپنی اسی حیثیت کو استعمال کرتے ہوئے خاندان بھر کی شکر رنجیاں (معمولی سرنجش) مٹاتے اور رُوٹھوں کو ملادیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب کبھی خاندان کے افراد میں اَن بَن ہو جائے یا باہر کوئی دنگا فساد ہو جائے، پڑوسیوں میں کہیں لڑائی جھگڑے کی آگ سُلگ جائے تو اس بھڑکتی آگ میں مزید پُھونکیں مارنے کی بجائے ممکنہ صورت میں اس کو بجھانے کی کوشش کریں۔ اس سے جہاں فتنہ کا قلع قمع ہو گا وہیں اپنے مسلمان بھائیوں میں صلح کروانے کا ثواب بھی ہمارے حصہ میں آئے گا۔ آئیے! اس حوالے سے 2 حدیث مبارکہ سنتے ہیں۔

1. سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کر دینا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب

اصلاح بین الناس، رقم ۶، ج ۳، ص ۳۲۱)

2. جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا معاملہ دُرُشت فرمادے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۹، ج ۳، ص ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ کے کارہائے نمایاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے امام، طریقت کے چاند حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی ساری زندگی شریعت و طریقت کی خدمت میں گزاری۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی اس حیاتِ طیبہ میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جن پر آج بھی عقلِ عالم حیران ہے۔ آئیے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے چند علمی کارناموں کے بارے میں سنتے ہیں۔

بہارِ شریعت، فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا:

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بدرُ النظرِیْقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنٰی کے علمی کارناموں میں سر

فہرست "بہارِ شریعت" کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب اُردو زبان میں عقائد سے لے کر معاملات تک کے تمام ضروری مسائل کا احاطہ کیے ہوئے خاص صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے قلم فیضِ رقم سے سترہ (17) حصوں پر محیط ہے۔ منقول ہے فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ عالمگیری سینکڑوں علمائے دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ اَلْمُبِیْن نے حضرت سپدنا شیخ نظام الدین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی نگرانی میں عربی زبان میں مُرتَّب فرمائی مگر قُربان جانیے کہ صدر الشریعہ عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْوَدَّی نے وہی کام اُردو زبان میں تنہا کر دکھایا اور علی ذخائر سے نہ صرف مُفتی اہل اُوال چُن چُن کر بہارِ شریعت میں شامل کئے بلکہ سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی موضوع کی مناسبت سے درج کیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خود تحدیثِ نعمت کے طور پر اِرشاد فرماتے ہیں: "اگر اور نگزیب عالمگیر اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے تو مجھے سونے سے تولتے۔" (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۴۵) اور یقیناً یہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا پاک و ہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ضخیم (بہت بڑی) عربی کُتب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو سلیک تحریر میں پرو کر ایک مقام پر جمع کر دیا۔ ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عین ہے۔ اس کی تصنیف کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مسائل پر مُشمَل ہو اور ضروریات کے لئے کافی و وافی ہو۔" (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۴۵، ملاحظہ) اسی غرض سے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یہ عظیم الشان کتاب تحریر فرمائی۔ چنانچہ خود اِرشاد فرماتے ہیں: "اس کتاب میں حتیٰ الوسع یہ کوشش ہو گئی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔" (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۴۶) اس تصنیف کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بہارِ شریعت کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصے کا مطالعہ فرما کر ان پر تقریظ بھی رقم فرمائی (لکھی) ہے۔ اس کتاب میں جا بجا فرضِ علوم کے ساتھ ساتھ، قرآنی آیات کے انوار، احادیث

طَبِیْہ کے گلزار اور ہر حصے میں پھیلے ہوئے بے شمار خوشبودار شرعی مسائل اپنی مہک لٹا رہے ہیں۔ یقیناً اس کتاب کو پڑھنے سے نہ صرف دل و دماغ روشن ہوتے ہیں بلکہ کئی معاملات میں شرعی رہنمائی بھی نصیب ہوتی ہے۔ بہارِ شریعت کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مفید سے مفید تر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلسِ اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے مدنی علماء نے تخریج و تسہیل اور کہیں کہیں حواشی لکھنے کی بھی سعی فرمائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکمل کتاب مکتبۃ البدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر بھی آچکی ہے۔ سادہ ایڈیشن تین (3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ (6) جلدوں میں مکتبۃ البدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلَّى عَلَی الْحَبِیْب!

ترجمہ کنز الایمان کے محرّک:

صدر الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنٰی نے بریلی شریف میں قیام کے دوران صحیح اور اغلاط سے منزہ (م۔ نز۔ زہ) احادیثِ نبویہ و اقوالِ ائمہ کے مطابق ایک ترجمہ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ترجمہ قرآن پاک کیلئے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ”یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس کی طباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ با وضو کاپیوں کو لکھنا، با وضو کاپیوں اور حروفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اعراب نقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے، پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس میں ہمہ وقت با وضو رہے، بغیر وضو نہ بٹھڑ کو چھوئے اور نہ کاٹے، بٹھڑ کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلتی ہیں ان کو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔“

آپ نے عرض کی: ”إِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ جو باتیں ضروری ہیں، ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہو گا۔“ آپ کے اس معروض کے بعد ترجمہ کا کام شروع کر دیا گیا، بِحَمْدِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی مساعیِ جمیلہ (یعنی نیک کوششوں) سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجَدِّدِ اعظم، اِمَامِ اہلسُنَّت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ ”ترجمہ کنزالایمان“ سے مستفید ہو کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ (یعنی صدر الشریعہ) کی ممنون ہے اور اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص: ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ قَاعِهِ۔

یعنی جو شخص کسی نیکی پر رہنمائی کرے، تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا کہ اس نیکی پر عمل کرنے والے کو۔ (صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل اعانة الغازي... الخ، الحدیث ۱۸۹۳، ص ۱۰۵۰) مفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمت، مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْعَالَمِین ارشاد فرماتے ہیں: نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا، مشورہ دینے والا سب ثواب کے مستحق ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۹۴) اس حدیثِ پاک کی روشنی میں دیکھا جائے تو صدرُ الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ اپنی مثال آپ نظر آئیں گے۔ کیونکہ انہیں نہ صرف بہارِ شریعت جیسی مقبول عام کتاب لکھنے کا ثواب بھی ملے گا بلکہ ساتھ ہی ساتھ تَرْجَمَةُ کُنْزِ الْاِیْمَان لکھنے لکھانے پر ثوابِ عظیم بھی ہاتھ آئے گا۔ بلکہ جب تک اس ترجمہ قرآن سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے گا، اس کا ثواب بھی اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ صدرُ الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے نامہ اعمال میں درج کیا جاتا رہے گا۔ اس سے ہمیں بھی یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ اگر ہو سکے تو ہم بھی اس ختم ہونے والی زندگی میں ایسا کوئی کام کر جائیں کہ جو مرنے کے بعد ہمارے کام آئے۔ یاد رکھئے! یہ دُنْیَا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت

دارُ الْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کی جائے تاکہ قبر و حشر کے امتحان میں کامیاب ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بطورِ انعام ملنے والی جَنَّت کی لازوال نعمتوں سے لطف آندوز ہو سکیں۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب آدمی مَر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ مُتَقَطع ہو جاتا ہے لیکن 3 عمل مُتَقَطع نہیں ہوتے، صَدَقہ جاریہ، عِلْمِ نافع اور نیک اُولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یُلحق الانسان... الخ، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶) حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ حضرت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّا اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ 3 چیزیں (ایسی ہیں) جن کا ثواب مرنے کے بعد خواہ مخواہ پہنچتا رہتا ہے، کوئی ایصالِ ثواب کرے یا نہ کرے۔ صَدَقہ جاریہ سے مُراد اَوَاقِف ہیں، جیسے مسجدیں، مدرسے، وَتَف کیے ہوئے باغ جن سے لوگ نَفْع اُٹھاتے رہتے ہیں، ایسے ہی عِلْم سے مُراد دینی تصانیف، نیک شاگرد جن سے دینی فیضان پہنچتے رہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱، ص ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی جیتے جی، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ رِضائے الہی اور آخرت کا ثواب پانے، مسجد مدرسہ بنانے کے ساتھ ساتھ، خود بھی نیکی کے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے اپنی اُولاد کو بھی سُنّتوں کی ترغیب دلا کر نیک بنانا چاہیے تاکہ ہمارے مرنے کے بعد دُعاے مَعْفَرَت اور ایصالِ ثواب کے ذریعے ہماری اولاد ہمارے کام آئے۔

دُعاے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس باپ پر رحم فرمائے جو نیکی کرنے پر اپنے بیٹے کی مدد کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۰۱/۶) اُولاد کی ظاہری زَیْب و زَیْنَت، اچھی غذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و روحانی تَرْبِیَّت کے لئے بھی کمر بستہ ہو جائیے نیز اپنی اُولاد کو نیک بنا کر ثواب جاریہ کا ذریعہ بنانے کے ساتھ ساتھ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَیَہ

اور مکتبۃ الہدینہ کی مطبوعہ کُتب و رسائل تقسیم کرنا بھی ہمیشہ ہمیشہ کا ثواب کمانے اور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے، وہ اس طرح کہ اگر ان کُتب و رسائل کو پڑھ کر کوئی پابندی سے نماز پڑھنے والا، سنّتوں پر عمل کرنے والا، نیک اجتماعات میں شرکت کرنے والا، نیکی کی دعوت عام کرنے والا، بُرائی سے منع کرنے والا بن گیا تو جب تک وہ یہ نیک اعمال کرتا رہے گا تو ہمیں بھی اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کے ذریعے جتنے بھی نیک بنتے جائیں گے ان سب کے اعمال کے مطابق ہمیں ثواب ملتا رہے گا۔

سنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِتجا ہے یا اُخدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر کا کام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے رویے میں بھی تبدیلی لانی چاہیے۔ دوسروں کو گھورنے، جھڑکنے، بات بات پہ لڑنے جھگڑنے کی عادت نکال کر اپنے اندر نرمی، عاجزی و انکساری پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے اُشلاف عاجزی و انکساری میں اپنی مثال آپ ہوتے تھے۔ حضرت صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بہت بڑے عالمِ دین اور فقیہ ہونے کے باوجود بھی عاجزی و انکساری کے پیکر تھے، ان کی عاجزی اور سنّتوں سے محبت ہی تھی کہ اُستادُ الاساتذہ (استادوں کے استاد یعنی بہت بڑے استاد) ہونے کے باوجود انہیں گھر کا کام کاج کرنے میں کوئی عار (شرم) نہ تھی۔ گھر میں ترکاریاں چھیلنے، کاٹنے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج سے کسی بھی قسم کا عار محسوس نہ فرماتے بلکہ سنّت پر عمل کرنے کی نیت سے بَحوشی سب

کام انجام دیتے۔ (سیرت صدر الشریعہ، ص ۱۰۱) ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی بن پڑے اور کوئی عذر نہ ہو تو گھر کا کام کاج بخوشی کرنے کی کوشش کیا کریں۔ گھر کا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا یہ مُحْسِنِ اِنْسَانِیَّت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبَارکہ بھی ہے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُنَا عائشہ صِدِّیقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سوال ہوا کہ کیا نبی کریم، رُوْفٌ رَحِیْم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نَعْلِیْن مُبَارک خُود گانٹھتے، کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد، ۵۱۹/۹، حدیث: ۲۵۳۹۶) حکیمُ الْأَمَّت، مُفْتِی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی فرماتے ہیں: حُضُورِ اَنُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنے گھر کے کسی کام میں تَکَلُّف نہیں کرتے تھے، بکری (کا دودھ) دوہ لیتے، اپنے کپڑے دھو لیتے تھے، نَعْلَیْن شریف میں پیوند لگالیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ گھر میں کام کر لینا صالحین کا طریقہ ہے کسی جائز کام میں تَکَلُّف نہیں (کرنا) چاہیے۔ (مرآۃ المناجیح: ۸/۷۴)

اپنے کپڑے خود دھولینا خاک کے بستر پر سولینا

سادہ سادہ نیک طبعیت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَدَاؤں سے کچھ سیکھنے اور ان پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت و خُلُوص بھر ماحول قائم کرنے کی غرض سے حَتّٰی الْاِمْکَانَ اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کے علاوہ اہل خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اس سے نہ صرف گھر والوں کے دل میں مَحَبَّت بڑھے گی بلکہ گھر میں اَپْنائیْت کا ماحول بنے گا۔ یاد رکھئے! چھوٹے چھوٹے کام بھی اپنے بچوں کی اُٹّی سے کروانے اور ہر وقت دوسروں پر حکم چلاتے رہنے سے نہ صرف گھر کا ماحول خراب ہو گا اور مسائل پیدا ہوں گے بلکہ گھر کے کام نہ کرنے اور اس سے کُثرانے کو علماء نے تَکْبَر کی علامات میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ

رسالے ”تکبر“ کے صفحہ نمبر 34 پر ہے کہ اپنے گھر کے کام کاج کرنے، بازار سے سودا سلف اٹھا کر لانے کو کسرِ شان (بے عزتی) سمجھنا بھی تکبر کی علامات میں سے ہے۔ (الحریقۃ الندیۃ، ج ۱، ص ۵۸۶) اس لیے اگر کسی میں ایسی عادت ہے تو براہِ کرم اس کے علاج کی کوشش کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تکبر اور ہر قسم کی باطنی و ظاہری بیماریوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَوْمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گُناہوں کے امراض سے نِیم جاں ہوں	پئے مُرشدی دے شفا یا الہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ	گُناہوں سے ہر دم بچا یا الہی

(وسائلِ بخشش، ص: ۵، ۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی حیاتِ مبارکہ کے متعلق ہم نے سنا کہ آپ شریعت پر عمل کرنے والے، گھر کے کام کاج میں حصّہ لینے والے، بہت بڑے عالمِ دین تھے۔ آئیے! اب آپ کی وفات کا واقعہ سُنّتے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ صدر شریعت، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولینا حافظ قاری محمد مُصَلِّح الدِّیْن صَدِیْقِی قادری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے تھے: مُصْطَفِ بہارِ شریعت حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہمراہ مجھے مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف (ہند) میں حضرت سیدنا شاہ عالم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دربار میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے (کہ جہاں مشہور ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں) اور اپنے اپنے دل کی دُعائیں کر کے جب فارغ ہوئے تو میں نے اپنے پیر و مرشد حضرت صدر الشریعہ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی سے عرض کی: حضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: ”ہر سال حج نصیب ہونے کی۔“ میں سمجھا حضرت کی دعا کا نشانہ یہی ہو گا کہ جب تک زندہ رہوں حج کی سعادت ملے، لیکن یہ دعا بھی خوب

قبول ہوئی کہ اسی سال حج کا قصد فرمایا۔ سفینہ مدینہ میں سوار ہونے کیلئے اپنے وطن مدینۃ العلماء بگھوسی (ضلع اعظم گڑھ ہند) سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نمونیہ ہو گیا اور سفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳۶۱ھ کے ذیقعدۃ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو آپ وفات پا گئے۔

سُبْحَانَ اللهِ وَعَزَّوَجَلَّ! صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی مانگی گئی دعا ”ہر سال حج نصیب ہو“ اس طرح مقبول ہوئی کہ سفر حج کے دوران ہی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کا وصال ہو گیا۔ حدیث پاک میں ہے جو شخص اپنے گھر سے حج یا عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے، تو اسے قیامت تک حج و عمرہ کرنے والے کا اجر دیا جاتا رہے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرة، الحدیث ۴۱۰۰، ج ۳، ص ۷۷)

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں

قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی حیات طیبہ کے متعلق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی پوری زندگی اخلاص و لِلہِیَّت کی تصویر نظر آتی ہے۔ تمام عمر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ شجرِ اسلام کی آبیاری کیلئے کوشاں رہے۔ دین اسلام کی سربلندی کے لیے نہ صرف آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ سے ترجمہ قرآن لکھنے کی خواہش کی بلکہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنا کر ”ترجمۃ کنز الایمان“ کی صورت میں بعد میں آنے والوں کو ایک خزانہ عطا فرمادیا، اسی طرح ”بہارِ شریعت“ جیسی عظیم الشان کتاب کی تصنیف فرما کر مسلمانوں کو اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزارنے کا سامان فراہم فرمایا۔ اس

کے ساتھ ساتھ دُنیا بھر میں دینِ اسلام کی حمایت و نصرت اور اس کی تبلیغ کے لیے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے لائق فائق تلامذہ (شاگردوں) کی بھی ایک کثیر تعداد تیار کی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ صدرُ الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے صدقے ہمیں بھی دین کی سر بلندی اور شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

مجلس کا تعارف :-

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موجودہ دور میں علاج کے مختلف طریقے ہونے کی وجہ سے طبیعوں کی پہچان کے لیے نام بھی الگ الگ رکھے گئے ہیں۔ چنانچہ جب ڈاکٹر زکا نام لیا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر ایلوپیتھک ڈاکٹر مراد ہوتے ہیں۔ یونانی طب والوں کو حکیم کہتے ہیں، جانوروں کے ڈاکٹر کو ویٹرنری ڈاکٹر اور ڈاکٹر زکی ایک قسم ہو میو پیتھک ڈاکٹر کہلاتی ہے۔ الغرض موجودہ دور کے طبیعوں کو دیکھا جائے تو ان کی اکثریت فرضِ علوم یعنی بنیادی ضروری دینی علوم سے ناواقف نظر آتی ہے۔ چنانچہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں طبیعوں کے ہر طبقے کے لیے ایک الگ مجلس قائم کی گئی۔ ان تمام مجالس کا بنیادی مقصد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فرضِ علوم کی اہمیت اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“ کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نیکی کے کاموں میں حصہ لینے، نیکیاں کرنے

گننا ہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہفتہ وار ”مَدَنی مذاکرہ“ بھی ہے۔ لوگوں میں علم و حکمت کے مدنی پُھول لٹانا، ان کی تربیت کرنا اور علم دین سکھانا بزرگانِ دین رَحْمَتُ اللهِ الْبَیِّنُ کا معمول رہا ہے۔ بزرگانِ دین کی ایک تعداد ہے جو علم دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کو ہدایت کا سامان فراہم کرنے کیلئے وقفاً فوقاً مختلف انداز سے علم دین سکھانے کی ترکیب کرتے ہیں، علمائے دین اور اولیائے کاملین کی صحبت کا فیض، ان کے بیان کی چاشنی اور ان کے کردار کی دلکشی ہزاروں آدمیوں کے لیے راہِ ہدایت کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت سیدنا حکیم لقمان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے صاحبزادے کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم کسی ایسے گروہ کو دیکھو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں تو انہی کی صحبت اختیار کرو، اس لیے کہ اگر تم عالم بھی ہوئے تو تمہیں تمہارا علم مزید فائدہ دے گا اور اگر تم جاہل ہوئے تو وہ تمہیں علم دین سکھادیں گے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کی برسات ان پر برسے گی تو تمہیں بھی ان کی صحبت میں ہونے کی وجہ سے اس سے حصہ ملے گا اور ایسی مجلس میں نہ بیٹھنا جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہ ہو، اس لیے اگر تم عالم بھی ہوئے تو تمہیں تمہارا علم فائدہ نہیں دے گا اور اگر تم جاہل ہوئے تو ان کی صحبت تمہاری جہالت اور گمراہی کو مزید بڑھا دے گی۔ اگر ان پر غضبِ الہی ہوا تو ان کی معیت (یعنی ان کے ساتھ رہنے) کی وجہ سے تُو بھی پھنس جائے گا۔ (روح البیان: ۱/۲۵۷) ایک اور مقام پر اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: علما کی مجلس کو لازم پکڑ اور حکماء کا کلام غور سے سنا کرو! کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُردہ دل کو حکمت کے نور سے ایسے ہی زندہ فرما دیتا ہے جیسے کہ زمین کو بارش کے قطروں سے زندہ فرماتا ہے۔ (السراج المنیر: ۳/۱۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! رَئِیسُ الْحُکَمَاء حضرت سَیدنا حکیم لقمان رَحْمَةُ

اللہ تَعَالٰی عَنّہ نے کیسے علم و حکمت بھرے مدنی پُھول عطا فرمائے کہ علماء کی صحبت اختیار کرنی چاہیے، اسی میں فائدہ ہے۔ عالم ہوتب بھی علماء کی مجلس سے جُڑا رہے اور جاہل ہوتب تو اس پر لازم ہے کہ وہ علماء کی مَعِیَّت (یعنی ہمراہی) اختیار کرے۔ علم و حکمت بھری باتوں سے جہاں فکر و نظر کے درتچے روشن ہوتے ہیں، وہیں علم دین سیکھنے کا ثواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی آسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے عام فہم انداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں نہ صرف شرعی سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں، بلکہ بعض اوقات قیمتی طبی معلومات سے رُوشناس فرماتے، متعدد گتھیوں کو سلجھاتے (یعنی مشکلات کو حل فرماتے)، مختلف علمی مدنی پھولوں کے ذریعے اسے اور مُنْقَرِد بناتے اور دیکھنے، سُننے والوں کے دلوں میں خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ کی شمع بھی فروزاں (روشن) فرماتے ہیں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر کاوش (کوشش) کا مقصد راہِ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ پر لانا اور انہیں سُنّتوں کا پابند بنانا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان مدنی مذاکروں کے ذریعے گناہوں سے تائب ہو کر اسلامی تعلیمات کو اپنانے والے بن چکے ہیں۔ آئیے! آپ کی ذوقِ افزائی کے لیے ایک مدنی بہار سُنا تا ہوں۔

فیشن پرست کیسے سُدھرا!

لیہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک نوجوان کا بیان ہے کہ میں سُنّتوں سے دُور فیشن کے نشے میں محمور تھا، نہ نئے تراش خراش والے کپڑے پہننا، فُضُولیات و نَعْوِیات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا میرا معمول تھا۔ ذِکْرِ الہی سے یکسر غافل ہو چکا تھا، نیکیوں بھری زندگی گُزارنے کا ذِہن کچھ یوں

بنا کہ ایک بار ”مدنی مذاکرہ“ سُننے کی سَعادت حصّے میں کیا آئی، میری زندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عام فہم انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا ”اثممول خزانہ“ لوٹنے کا سنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفیٰ کی کِرنوں سے میرا تاریک دل روشن ہو گیا، سابقہ زندگی پر ندامت ہونے لگی، لہذا میں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن کی نحوست سے جان چھڑائی اور سُنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا عزمِ مُصمّم (پکا ارادہ) کر لیا، جلد ہی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پر نُور کر لیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے منگبار مدنی ماحول سے مُسلک ہو گیا۔ نیکی کی دعوت کی دُھو میں چَمانے کے جذبے کے تحت ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفرِ میرا معمول بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریرِ مبلغِ دعوتِ اسلامی کی حیثیت سے سُنّتوں کا پرچار کر رہا ہوں۔

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

14، 15، 16 اگست مدنی قافلے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کل 14 اگست ہے، اس دن کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل و کرم سے ہمیں نعمتِ عظمیٰ ”یعنی وطن عزیز ملکِ پاکستان“ نصیب ہوا، بد قسمتی سے آج اس نعمت کا شکر کرنے کے بجائے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کے بازار گرم کر کے ناراضیِ ربِّ غفار کا سامان کیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سلامت رکھے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو، جنہوں نے قدم قدم پر اس اُمت کی خیر خواہی و رہنمائی فرمائی ہے، آپ اس موقع پر بھی عاشقانِ رسول کو گناہوں سے بچنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہوئے نیکیوں میں گزارنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر 14 اگست کو ملنے

والی نعمت کے شکرانے اور نیکی کی دعوت کی دھوئیں مچانے کے لیے کل ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ! کثیر عاشقانِ رسول 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں گے، آپ بھی ہمت کیجئے اور اپنے آپ کو مدنی قافلے میں سفر کے لیے پیش کیجئے۔

جشنِ آزادی میں شکرانے کے نفل پڑھیں اور شکرانے کے طور پر اللہ کی رضا کے لئے روزہ رکھیں،

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جو بھی اسلام سے محبت کرتے ہیں، پاکستان سے محبت کرتے ہیں، اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ مدنی قافلے اور مدنی چینل پر وقت گزاریں، سحری کریں اور روزہ رکھیں۔

مزید فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے: بعض لوگ جشنِ آزادی منا کر اپنے لئے بربادی کا سامان کرتے ہیں: مثلاً ہوائی فائرنگ، میوزیکل پروگرامز کیے جاتے ہیں، قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے، زیادہ شراب پی جاتی ہے، بے ہودہ ڈانس کیے جاتے ہیں۔

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکوٰۃ النصاب، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۷۵۷ ادار اکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
آئیے بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب ملاحظہ کیجیے:

❀... سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۷۸۳ طحاوی) ❀... چارزانو (یعنی پالتی مارکر) بیٹھنا بھی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ❀... جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، وَاِنَّا لَغُیُوبٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجُوسِ بین الظل والشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج ۴، ص ۳۳۸) ❀... قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطار، حصہ ۲، ص ۲۹) ❀... اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۶۹/۳۷۰) ❀... جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❀... جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۳، ص ۴۰) ❀... مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعائیں بارپڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلس خیر و مجلس ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعایہ ہے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأُكْتُبُ إِلَيْكَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارة المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۴۷) ❀... جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سید

صاحبِ یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنٰی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۷۰، جملہ منقول از سننیں اور آداب، ص ۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدیہٴ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول

دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے

والے دُرودِ پاک اور دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرود: (1) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی

الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصَّلوات علی سَیِّدِ السَّادَات ص ۵۱ ملخصاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً دَائِمَةً يَدُورُ مَلِكِ اللَّهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (فَضْلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(5) قُربِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)

(6) دُرود شفاعت

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْبَقْعَدَ الْقَرِيبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرود پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مَحَبَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِجِ ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ

قَدْر حاصل کر لی۔ (ابن عَسَاکِر ج ۹ ص ۱۵۵ حدیث ۴۱۵)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

(یعنی خدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)